بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹ / ۲۴	۲۴ شوال ۱۳۸۹ھ ۔ ۳ صلح ۱۳۴۹ہش ۔ ۳ جنوری ۱۹۷۰ء	نمبر ۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے' الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد اور دل کی دھڑکن سے تو آرام ہے لیکن ضعفِ قلب کی تکلیف چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن محترم جناب ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان جانے کے لئے آج ۲ ۔ جنوری کو نماز جمعہ کے بعد ربوہ سے لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ۳ ۔ جنوری کو ۱۱ بجے لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی اور پھر کراچی سے ۴ جنوری کو صبح سات بجے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہوں گے ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیر و عافیت وہاں پہنچیں اور اسکی خاص حفاظت میں وہاں رہیں اور کامیاب و کامران واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے والا

جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۸ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جلسہ کا افتتاح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا

(۳)

جماعتِ احمدیہ کے عظیم الشان للّٰہی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والے خوش قسمت احباب کو امسال اللہ تعالیٰ کی جو غیر معمولی رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوئیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان تازہ اور انمول دعاؤں کا مورد بننے کی بھی توفیق ملی جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے افتتاح کے موقع پر سورہ فاتحہ کی دعاؤں کے خلاصہ کے طور پر خدائے بزرگ و برتر کے حضور مانگیں۔

عاجزانہ دعاؤں کیساتھ جلسہ کا بابرکت افتتاح

جماعتِ احمدیہ کے مقدس سالانہ جلسہ کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت پُرسوز دعائیہ خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۶ فتح (۲۶ دسمبر) کو پونے دس بجے صبح بذریعہ موٹر کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے جبکہ جلسہ گاہ دور و نزدیک سے تشریف لانے والے ہزارہا احباب سے پُر ہو چکی تھی۔ جونہی حضور نے اسٹیج پر تشریف لا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا احباب نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے حضور کے احترام میں کھڑے ہو کر پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ اس وقت سامعین کا ذوق و شوق قابلِ دید تھا۔ وہ اپنے جان و مال سے پیارے آقا کے روئے مبارک کی ایک جھلک دیکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جونہی ان کی مراد بر آئی اور وہ شرفِ دیدار سے مشرف ہوئے تو وسیع و عریض جلسہ گاہ کا احاطہ اور اس کا پورا ماحول نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت رسولِ عربیؐ زندہ باد ۔ حضرت مسیح موعود زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ لاہور نے جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کے ذکر پر مشتمل اپنا منظوم کلام " رحمتوں کے دن " خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا جس سے احباب بہت متاثر ہوئے اور وہ بار بار پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور نے احباب کو ایک

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ پر)

ایک غلط خبر کی تردید

روزنامہ "مشرق" نے اپنے لاہور ایڈیشن کے ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں "جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ ختم ہوگیا" کے زیرِ عنوان ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے جس میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کی گئی ہے جو آپ نے ہرگز نہیں فرمائی۔ خبر میں لکھا گیا ہے کہ :۔

" ربوہ ۳۰ ۔ دسمبر (نامہ نگار) جماعتِ احمدیہ کا ۷۸ واں سالانہ جلسہ گزشتہ روز ختم ہوگیا۔ آخری اجلاس سے جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے انسانی فلاح وبہبود کے لئے جدّوجہد کرنے پر زور دیا اور کہا کہ وہ مسٹر بھٹو کے علاوہ دیگر سیاستدانوں سے بھی مل چکے ہیں "۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس ہی نہیں بلکہ جلسہ کے دوران اپنی کسی بھی تقریر میں اِس امر کا قطعاً کوئی ذکر نہیں فرمایا کہ آپ مسٹر بھٹو یا کسی اور سیاستدان سے ملے ہیں۔ جلسہ میں شریک ایک لاکھ کے قریب افراد خوب جانتے ہیں اور اس امر پر گواہ ہیں کہ آپ نے اپنی کسی تقریر میں سرے سے اِس بات کا اشارۃً بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا ہم اِس غلط بیانی کی پُرزور تردید کرتے ہیں اور اخبارات کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ صحافت کو دیانتداری کی بنیادوں پر چلائیں اور صحافتی آداب کو پوری طرح ملحوظ رکھیں ۔ (ادارہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ صلح ۱۳۴۹ ہش

ہمارے جلسہ سالانہ کا ایک انتظامی پہلو

(۲)

اس دفعہ جلسہ کے انتظام میں بھی معتدبہ ترقی ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک لنگر ہی میں یہ ترقی ہوئی ہے کہ روٹیاں مشینوں سے بھی تیار کی گئی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ روٹی پکانے والی مشینیں ربوہ ہی میں تیار کی گئی ہیں۔ ایک معمولی مشین ایک گھنٹہ میں تقریباً آٹھ سو روٹی تیار کرتی ہے۔ ابھی ان مشینوں کی بالکل ابتدائی صورت ہے۔ ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ انشاءاللہ ایسی مشینیں بھی تیار ہو جائیں گی جو اس سے بہت زیادہ تعداد میں روٹیاں تیار کریں گی اور مشین کا عمل بھی زیادہ آسان اور کم سے کم شخصی مدد کا طالب ہوگا۔ یہ ایک تجربہ ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق کیا گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ لنگر کو ایسی وسعت حاصل ہو جائے گی کہ جس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں مل سکے گی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کا لنگر تو پہلے ہی بے مثال ہے۔ دنیا میں کوئی چھوٹا موٹا اجتماع ایسا نہیں ہوتا جس میں شمولیت کرنے والے ایک ہی لنگر سے کھانا لیتے ہوں۔ یہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کو خصوصیت حاصل ہے کہ جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں حصہ لینے والے اس لنگر سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ ابھی اس میں ترقی کی بہت گنجائش ہے اور انشاءاللہ جلد ہی ایسے انتظامات بھی ہو جائیں گے جب شمولیت کرنے والے اور بھی آسان طریق سے اپنا کھانا حاصل کر سکیں گے۔

یہ تو جلسہ کی صرف ایک خصوصیت کا مختصر ذکر ہے روداد سے مختصراً جلسہ کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی جن سے معلوم ہو گا کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ دنیا میں بے نظیر جلسہ ہے اور جس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں یہ نوح کی کشتی تیار ہوئی ہے اور دنیا کے طوفان اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور یہ کشتی ہی آخر دنیا کی نجات کا باعث ہو گی اور ہمیں سلامتی کے کناروں سے ہم آغوش کرے گی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا ایک دلپذیر واقعہ

سُنو! مجھ سے ورق اک آج عہدِ احمدیت کا
کہ یہ اک واقعہ ہے مہدیٔ دوراں کی سیرت کا
ہے اس میں شانِ زیبائی بھی حُسنِ سرفرازی بھی
اخوّت بھی اس میں اور کرم بھی۔ دلنوازی بھی
یہ فرماتے ہیں انوارِ نبی کے اوّلیں عاشق
غلامِ احمدِ مُرسل جناب مُفتیٔ صادق
کہ مَیں اور والدہ میری تھیں۔ ہم آئے تھے بھیرے سے
سعادت کے لئے دامن بھی لائے تھے بھیرے سے
وہ بیعت کر چکی تھیں۔ مہدیٔ موعودِ دَوراں کی
فروزاں ہو چکی تھیں مشعلیں۔ ایمان وعرفاں کی
گزرتے جا رہے تھے دن خوشی کے شادمانی کے
مسیحِ پاک کی صُحبت میں لمحے زندگانی کے
بالآخر آ گئی ساعت وطن کو لوٹ آنے کی
درِ محبوب کے لُطف وکرم سے دُور جانے کی
یہ در ہم کو درِ عرشِ بریں معلوم ہوتا تھا
قدم اُٹھتے تھے لیکن دل وہیں معلوم ہوتا تھا
اُدھر حضرت کو جب آ کر کسی نے دی خبر جا کر
تو حضرت ہم غریبوں کے لئے تکلیف فرما کر
یہ رُوحانی تعلق اِس طرح سے جوڑنے آئے
سڑک کے موڑ تک خود آپ ہم کو چھوڑنے آئے
خوشا یہ عزّت افزائی خوشا تشریف ارزانی
زمیں پر بہہ رہا تھا عرش کے انوار کا پانی
اُدھر اک کیفیت یہ تھی کہ جب ہم آ گئے گھر سے
ہمارے واسطے کھانا بھی آ پہنچا تھا لنگر سے
یہ کھانا صورتِ زادِ سفر تو مل گیا ہم کو
مگر کپڑا نہ تھا ایسا کہ جس میں باندھ لیں اس کو
نظر انساں کی گاہے محوِ حیرانی بھی ہوتی ہے
سفر درپیش ہو تو کچھ پریشانی بھی ہوتی ہے
حضورِ پاک نے عالم جو یہ دیکھا۔ تو فرمایا
عمامہ یہ ہمارا کیا ہے گر یہ کام نہ آیا
یہ کہہ کر آپ نے سر سے اُتارا جامۂ سر کو
پھر اک پلّو کو پھاڑا اور اُٹھا کر دے دیا ہم کو

نظر ششدر رہی تھی کیا فرماں روائی یُوں بھی ہوتی ہے!
شہنشاہوں سے کیا حاجت روائی یُوں بھی ہوتی ہے!

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

دعا اور اس کے آداب

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۲)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کے حکم کے ساتھ اس بات کی وجہ بھی بیان فرمادی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی ضرورت کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ قال ربکم یعنی تمہارا رب یہ کہتا ہے۔ رب کے معنے ہیں پیدا کرنے والا۔ پرورش کے سب سامان مہیا کرنے والا اور درجہ بدرجہ ترقی دے کر حالتِ کمال کو پہنچانے والا۔ یہ ہمارا رب ہے جو فرماتا ہے کہ اپنی حاجتوں کو اس سے مانگا کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سب ضرورتوں کو پورا کرسکتا ہے۔ ہم اسی کے ہاتھوں عدم سے وجود میں آئے۔ ہماری ابتدائی حیثیت ایک نہایت درجہ حقیر اور ذلیل ذرہ کی بنائی گئی۔ لیکن اس قدرتوں کے مالک خدا نے اس باریک ترین ذرہ میں جو ایک قطرہ میں دس لاکھ سے بھی اوپر ہوتے ہیں۔ ہماری ساری طاقتیں مرکوز کر دیں۔ کس طرح وہ ساری کی ساری طاقتیں جو بعد میں ظاہر ہو کر انسان کو حیرت میں ڈالتی ہیں اس ناچیز ذرہ میں مرکوز ہوگئیں۔ اور کس طرح اس میں سے ان کو ابھارا گیا۔ اور نشوونما دی گئی۔ یہ اس قادر کی قدرت کے رازوں سے ہے جس کو انسانی دماغ سمجھنے سے قاصر ہے۔ ہاں ہمیں سائنسدان آشنا ضرور بتاتے ہیں۔ کہ انسان کے سارے قویٰ اور اس کی سب طاقتیں جو نشوونما کے بعد حیرت انگیز صورتیں اختیار کرتی ہیں اس ابتدائی ذرہ میں موجود ہوتی ہیں۔ اور وہیں سے بڑھتی اور پھیلتی اور پھولتی ہیں۔ انسانی جسم کا ایک ایک حصہ پاؤں کے ناخنوں سے لے کر سر کے بالوں تک انتہا درجہ کی صنعت گری کا کرشمہ ہے۔ اس کی ابتدائی پرورش رحم مادر میں تین قسم کے اندھیروں میں ہوتی ہے۔ وہیں اس کی سب ضروریات کے مہیا ہونے کا اس رب العالمین سے انتظام کیا جاتا ہے۔ اس وقت کسی انسان کی اس تک رسائی نہیں ہوتی۔ اور وہ خالصۃً اس رب العالمین کی حفاظت میں پرورش پا رہا ہوتا ہے۔ پھر اس دنیا میں آنے کے بعد بھی وہ لاانتہاء چیزوں کا محتاج ہوتا ہے جو اس کے لئے وہ خدا پہلے ہی پیدا کر چھوڑتا ہے۔ اس کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے جو مختلف اسباب ضروری ہوتے ہیں۔ اس کی ابتدائی کڑیاں سب اسی خدا کی طرف سے بنائی ہوتی ہیں۔ انسان کی تدبیر اور کوشش کا دخل بعد میں آتا ہے۔ اور وہ بھی اتنی حدبندیوں کے ساتھ۔ اس کی کوششوں کے نتائج اس خدا کے بنائے ہوئے قوانین کو کام میں لاکر ہی نکلتے ہیں۔

یہ قادر کریم اور ذوالعجائب خدا ہے جو ہمیں فرماتا ہے کہ تمہیں مشکلات پیش آئیں تو میری مدد طلب کرو۔ میں تمہاری دعا سنوں گا۔ اور تمہاری مشکلات کو دور کردوں گا۔ خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی۔ دعا کرنا اپنا شیوہ بناؤ۔ کہ تم محتاج پیدا کئے گئے ہو۔ اور تمہاری حقیقی ضرورتیں میں ہی پوری کرسکتا ہوں جو تمہارا رب ہوں۔ اس لامحدود کائنات کا پیدا کرنے والا اور اسے نہایت مستحکم طور پر چلانے والا میں ہی ہوں اگر تمہاری آنکھ کھل جائے تو تمہیں نظر آجائے۔ کہ اس کائنات کا ایک ایک ذرہ میرا تابع فرمان ہے۔ اور میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور اگر میں کسی پر فضل و کرم کی بارش کرنا چاہوں تو مجھے کوئی روک نہیں سکتا ولا رادّ لفضلہٖ بس تم میرے فضل کو مانگو

ادعونی استجب والی آیت سے اگلا سارا رکوع اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی تشریح ہے وہ سارا رکوع یہ ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ
الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا۔ اِنَّ
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ
النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝
ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ خَالِقُ
کُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاَنّٰى تُؤْفَکُوْنَ ۝ کَذٰلِکَ
یُؤْفَکُ الَّذِیْنَ کَانُوْا
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝
اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ
الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ
الطَّیِّبٰتِ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ
رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ هُوَ الْحَیُّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ
مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ
الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ
الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ
اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ
ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا
وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ
قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا
مُّسَمًّى وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ
فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا
یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝

(المومن رکوع ۷)

ترجمہ۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی۔ تاکہ تم اس میں آرام حاصل کرو۔ اور دن کو دکھلانے والا بنایا ہے۔ اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ لیکن لوگوں میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔ یہ اللہ تمہارا وہ رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ اس طرح وہی لوگ کم عقلی کی باتوں کی طرف پھرے جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا شدت سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنایا ہے اور آسمان کو ایک مکان کی صورت میں (حفاظت کے لئے بنایا ہے) اور اس نے تم کو مختلف طاقتیں بخشی ہیں۔ اور پھر ان طاقتوں کو نہایت اعلیٰ درجہ کا اور مضبوط بنایا ہے۔ اور تم کو عمدہ چیزیں بطور رزق دیتا ہے۔ یہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہے۔ پس وہ سب جہانوں کا رب بہت ہی برکتوں والا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ اور دوسروں کو زندگی دینے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی قابلِ پرستش اور قابلِ محبت نہیں۔ پس اسی کے آگے دعائیں کرو۔ اسی کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تو کہہ دے کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ میں ان معبودانِ باطلہ کی پرستش کروں۔ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو کیونکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلے کھلے دلائل آچکے ہیں۔ اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس رب العالمین کی کامل فرمانبرداری اختیار کروں۔ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے۔ پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے۔ پھر اس سے تمہیں ایک بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ پھر تم اپنی جوانی کو پہنچ جاتے ہو۔ پھر تم بوڑھے ہوجاتے ہو۔ اور تم میں سے بعض پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ اور تم اس مدت تک پہنچ جاتے ہو۔ جو تمہارے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ مدت تمہیں اس لئے دی جاتی ہے کہ تم عقل سے کام لو۔ (اور رب العالمین کی کامل فرمانبرداری اختیار کرو) وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس جب وہ کسی بات کا فیصلہ فرمادیتا ہے۔ تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے۔ کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے۔

دیکھئے اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے کس خوبصورتی سے اپنی ربوبیت کی تشریح فرمادی اور فرمایا کہ اسی سے تم فریادیں کرو۔ لیکن اس کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے۔ تب وہ تمہاری سب ضرورتیں پوری کرے گا۔ کیونکہ اسی کی قدرت کاملہ نے تمہیں وجود بخشا ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ جو کرنا چاہتا ہے صرف کن کہنے سے کر دیتا ہے۔ پس تمہارے لئے شک یا مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ وہ چونکہ تمہارا رب ہے اس لئے اسی کا حق ہے کہ تم اس سے مانگو تا وہ تمہیں دے۔

ادعونی استجب لکم والی آیت کے دوسرے حصہ میں اللہ تعالےٰ نے دُعا سے مستغنی ہونے کا نتیجہ بھی بتایا ہے کہ ایسا شخص ذلیل ہو کر جہنم میں چلا جائے گا۔ کیونکہ اس نے عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور ربوبیت سے آنے والے فیضان کو اپنے لئے بند کر دیا۔ سو وہ خدا تعالےٰ کی اطاعت کا جوا بھی نہیں اٹھاتا اور نافرمانی اور گناہ کی پلیدی میں جا پڑتا ہے۔ اور اپنے لئے جہنم کو مول لے لیتا ہے۔ مغربی اقوام اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا یہی حال ہے۔ انہوں نے مادیت کو اختیار کر کے تمام تر کوششیں اسی میں صرف کر دیں۔ اور خدا کی طرف سے آنکھ کو بند کر لیا۔ اور عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ کو قطع کر دیا۔ اور دعا سے لاپرواہ ہو گئے۔ پس وہ تمام اخلاقی اور روحانی قدریں کھو بیٹھے اور گناہ کی پلیدی میں جا پڑے۔ اور اخلاقی قیود کے سارے بند توڑ ڈالے۔ شراب خوری اور جنسی بے راہ روی کو اپنا شیوہ بنا لیا۔ یہ جہنم کی راہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اس جہنم کا مزا وہ اس دنیا میں بھی چکھ رہے ہیں اگرچہ بظاہر آسودہ حال ہیں۔ خودکشی سب سے زیادہ انہی میں ہے۔ جرائم میں بھی وہ پیش پیش ہیں۔ کمیونسٹ ملک بھی اخلاقی اور روحانی قدروں سے یکسر خالی ہیں۔ وہ سرے سے ہی خدا کا انکار کر بیٹھے۔ اور ربوبیت کے فیضان سے کلیتہً محروم ہو گئے۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ پھر مغربی اقوام اور کمیونسٹ ممالک کو دنیوی ترقی کیونکر حاصل ہے جبکہ وہ یا تو دعا کے قائل ہی نہیں۔ یا اس سے بے حد غافل ہیں۔ تو اس کا جواب اللہ تعالےٰ ان آیات میں دیتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۔

(شوریٰ آیت ۲۱)

یعنی جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے۔ ہم اس کی آخرت کی کھیتی کو اس کے لئے بڑھاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے۔ ہم اس کو اس دنیا کی کھیتی سے حصہ دے دیتے ہیں (یعنی دنیوی متاع اسے مل جاتی ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔

(۲) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

(بنی اسرائیل آیت ۱۹ تا ۲۱)

یعنی جو شخص صرف دنیا کا خواہاں ہو ہم ایسے لوگوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس دنیا میں کچھ جلدی والا (یعنی دنیوی) فائدہ دے دیتے ہیں پھر اس کے بعد اس کے لئے جہنم کا عذاب مقرر کر دیتے ہیں۔ جس میں وہ مذمت کیا گیا اور دھتکارا گیا ہو کر داخل ہوتا ہے۔ اور جو آخرت کے حصول کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے لئے کما حقہ کوشش کرتا ہے۔ ایسے حال میں کہ وہ ایمان لانے والا ہوتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کی کوشش کی اللہ تعالےٰ قدر فرمائیگا ہم ان دونوں قسم کے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ تیرے رب کی عطا کی وجہ سے اور تیرے رب کی عطا روکی نہیں جاتی۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ وہ اپنے بندوں کی دنیا کے لئے کوششوں کو بھی جس کے لئے چاہتا ہے بار آور کرتا ہے۔ اور جس حد تک چاہتا ہے ان کوششوں کی وجہ سے انہیں دیتا ہے۔ کیونکہ ربوبیت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ان کی کوششوں کو بھی ان کی نیتوں کے مطابق پھل لگائے اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ایمان کا معاملہ ایسا واضح ہو جاتا کہ سب انسانوں کو ایمان کی طرف مجبوراً اپنی دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بھی جھکنا پڑتا۔ سو خدا تعالےٰ نے اپنا قانون اس قسم کا بنا دیا کہ وہ دونوں قسم کے انسانوں کو فائدہ دینے والا ہو نہ صرف آخرت کے متلاشیوں کو۔ لیکن اس کا یہ نتیجہ ضرور ہو گا کہ صرف دنیوی فائدہ چاہنے والے اپنے لئے جہنم تیار کریں گے۔

(۳) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(بقرہ ع ۲۵)

یعنی جو کوئی چاہتا ہے دنیوی زندگی کی آسائشیں اور اس کی زینت ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اس زندگی میں پورا دیں گے۔ اور اس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی لیکن وہ لوگ ایسے ہوں گے۔ کہ آخرت میں ان کے لئے سوائے آگ کے اور کچھ نہیں ہو گا۔ کیونکہ جو کچھ انہوں نے اس دنیا کی زندگی میں کیا تھا وہ ضائع ہو چکا ہو گا۔ اور ان کے سب اعمال باطل یعنی بے بنیاد ثابت ہوں گے جس مقصد کے لئے انہوں نے اعمال کئے تھے۔ وہ ان کو یہاں مل چکا۔ اور اخروی زندگی کے لئے کچھ باقی نہ رہا۔

(۴) فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۚ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ (بقرہ ع ۲۵)

یعنی لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں دے۔ اور ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی اچھی چیزیں دے (یعنی جو تیری نگاہ میں پسندیدہ ہیں) اور آخرت میں بھی اچھی چیزیں دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ان کے لئے حصہ ہے اس سے جو کمایا انہوں نے اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (باقی)

تحریک جدید کے سالِ نو کیلئے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وعدے

قسط نمبر سوم

(۱)	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت المصلح الموعودؓ	۱۹۰ــ
(۲)	محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	۱۱۸ــ
(۳)	" " " رفیع احمد صاحب مع لواحقین	۴۱۰ــ
(۴)	محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	۲۵۰ــ
(۵)	محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب ابن " " "	۱۲۵ــ
(۶)	" " " مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ	۱۱۹ــ
(۷)	محترم حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ	۲۰۰ــ
(۸)	محترمہ صاحبزادی امۃ الرقیب بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر	۳۰ــ
(۹)	محترمہ منصورہ یاسمہ صاحبہ دختر نواب زادہ میاں عباس احمد خان صاحب	۳۷ــ
(۱۰)	میاں فاروق احمد خان صاحب پسر " " "	۴۲ــ
(۱۱)	میاں سلیمان احمد خان صاحب " " " "	۲۸ــ
(۱۲)	میاں جعفر احمد خان صاحب " " " "	۵۰ــ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت

مورخہ ۵-۱۲-۶۹ بروز جمعۃ الوداع اللہ تعالےٰ نے میرے برادر نسبتی میاں انیس احمد صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب کا پوتا اور شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو دینی و دنیوی توفیقات سے نوازے، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(شیخ قدرت اللہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم)

اُذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر

میری اہلیہ صاحبہ مرحومہ

مکرم محمد عبد الغنی صاحب بی اے لاہور

غیر از جماعت حلقوں میں اکثر سننے میں آیا ہے کہ فلاں مرحوم کی قبر پر پھول چڑھائے گئے اس قسم کے قبروں پر چڑھائے ہوئے پھول تو چند ساعت کے بعد مرجھا جاتے ہوں گے یا ضائع ہوجاتے ہوں گے۔ لیکن جن پھولوں کا حکم قرآن حکیم میں "اذکروا موتکم بالخیر" سے ثابت ہے۔ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل "بوستان الفضل" کی شاداب کیاریوں (صفحوں) میں اپنے مرحومین کے لئے مستقل طور پر لگانے کا موقعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر ہے۔ یقیناً بہت سے مستجاب الدعوات بزرگوں اور احباب کی نظر سے ایسے چنے ہوئے پھول گذرتے ہوں گے اور وہ اپنی دعاؤں سے انہیں مزید شادابی بخش کر متعلقہ مرحومین کے لئے بخشش کا مستقل سرمایہ فراہم کر دیتے ہوں گے۔ اسی نظریہ کے تحت احباب کی دعاؤں کے حصول کے لئے میں اپنی مرحومہ اہلیہ کا ذکر خیر کرتا ہوں۔

میری اہلیہ عائشہ بیگم مرحومہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء کو میرے ساتھ ۴۰ سال ۲۰ دن کی رفاقت کا عرصہ پورا کرنے کے بعد بوقت سوا چار بجے دن بعمر تقریباً ۶۵ سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں دوسرے روز یعنی مورخہ ۲؍۱۰؍۶۹ کو لاہور سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز ظہر جنازہ پڑھایا اور ۲½ بجے کے قریب تدفین کا کام ختم ہونے پر مولانا ابو العطاء صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحومہ نے ۱۹۲۵ء میں یعنی شادی کے قریباً تین سال بعد اپنی خواب جس میں وہ بتاتی تھیں کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ کی بناء پر بیعت کی تھی۔ ایسی خواب انہیں دو دفعہ آئی تھی۔ جس میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارتیں ہوئیں۔ اور بیعت کے لئے اشارہ ہوا۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ۔ سلیقہ شعار اور تلاوت قرآن پاک سے خاص شغف رکھنے والی تھیں۔ انہیں سورۃ یٰسین کے علاوہ قرآن پاک کی بعض دوسری سورتیں بھی حفظ تھیں۔ سورۃ یٰسین اور سورۃ ملک تو ان کا معمول تھا کہ ہر روز باوجود حفظ ہونے کے تلاوت کلام پاک کے مقررہ حصہ کے علاوہ التزام سے پڑھ لیتیں۔ بلکہ اگر گھر کے کام کاج سے وقت مل جاتا تو صبح کے علاوہ پچھلے پہر بھی ضرور تلاوت کیا کرتیں جیسا کہ تلاوت کرنیکا اثر اُن کی اپنی حمائل شریف کے صفحوں سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے یقیناً یہ خزانہ انہیں جنت میں فراہم کر دیا ہوگا۔

مہمان نوازی۔ خوش اخلاقی۔ اور خاص طور پر غرباء سے محبت اور ان کی حتے الوسع امداد۔ اقرباء کی امداد اور دلجوئی۔ راستگوئی اور گھر کے کاروبار میں انتظامی مہارت اور محنت (محنت بھی ایسی جو بالکل تھکا دے) جیسی صفات اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ دکھ اور تکلیف کے اوقات میں صبر اور شکر سے کام لینا اُن کا خاصہ تھا۔ آخری بیماری کے ایام میں تکلیف کو اس حد تک دباتی تھیں۔ کہ اگر اُن کو میرے باہر سے آنے کا پتہ چل جاتا یا میرے آنے کی آہٹ تک بھی معلوم ہو جاتی تو باوجود تکلیف کے چارپائی پر اُٹھکر بیٹھ جاتیں۔ اور چہرہ پر بشاشت کا اظہار کرتیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا تاکہ باہر سے آکر میری طبیعت انہیں دیکھ پریشان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس احسان کا بدلہ جنت الفردوس میں اپنے خاص کرم و فضل اور رضا کی صورت میں عطا فرمائے۔ آمین۔ تسبیح و تحمید کا خاص خیال تھا۔ دن میں کئی کئی تسبیحیں درود شریف کی ختم کیا کرتیں۔ درود شریف کو التزام سے پڑھنا تو ان کا شادی سے پہلے ہی کا خاص شغف تھا۔ انتہائی تکلیف کے دنوں میں بھی جبکہ ۷ فروری ۱۹۶۹ء کو گنگارام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا۔ تو تسبیح اور تحمید کا ورد وہ خود بتاتی تھیں۔ کہ اُن کی زبان پر جاری رہا۔ حتے کہ اسی حالت میں انہیں اپریشن کے لئے بیہوش کیا گیا

اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا مضبوط دل دیا تھا۔ بڑے سے بڑے دکھ کو دلیری سے نبھا جاتیں۔ جب کبھی بچے بیمار ہوتے۔ تو ان کا چھوٹا موٹا علاج خود ہی کر لیتیں۔ بسا اوقات ہمیں ڈاکٹر کے ہاں جانے کی ضرورت ہی نہ رہتی

مجھے اپنے قیام جھنگ کے دوران جماعت کے قریباً تمام عہدوں پر حتیٰ کہ امیر مقامی اور امیر ضلع کے طور پر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کے مواقع ملتے رہے اور یہ عرصہ ۱۵ سال سے زائد عرصہ تک ممتد ہوتا ہے ازاں بعد ایسے مواقع اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور جگہوں پر بھی عطا فرمائے۔ تو ان سب میں ان کا زیادہ نہیں تو نصف حصہ تو ضرور رہا۔ کیونکہ مرحومہ عائشہ کے تعاون سے ہی مجھے بفضل ایزدی توفیق ملتی رہی۔ حالانکہ میرے سسرال میں ماسوائے مرحومہ کے کوئی احمدی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں جزائے خیر سے نوازے اور جنت النعیم عطا فرمائے۔ آمین

تحریک جدید میں دور ثانی میں مع بچوں کے شروع سے ہی شامل رہیں۔ اور اب ان کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو جاری رکھا گیا ہے۔ تا صدقہ جاریہ کے طور پر ان کا یہ سلسلہ بعد وفات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عہد کو تا دیر جاری رکھ سکیں آمین۔

صدقہ اور خیرات التزام سے کیا کرتیں یعنی نہ صرف ماہواری چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی برتی جاتی بلکہ اس کے علاوہ عام غرباء کی امداد کرنا اُن کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ سخاوت تو ان کی طبیعت ثانیہ تھی بسا اوقات رات کو جب مجھے تہجد کے لئے اٹھنے میں دیر ہوجاتی تو مجھے بیدار کر دیا کرتیں۔ اور خود بھی نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے شامل ہوجایا کرتیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں صرف بڑی لڑکی عزیزہ چودھری محمد عبد المجید صاحب ایڈووکیٹ جھنگ سے شادی شدہ ہے۔ باقی تمام بچے ابھی مختلف جماعتوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مرحومہ کو ان تمام بچوں کی صحیح پرورش تربیت اور تعلیم کا ہر وقت خیال رہتا تھا اور مرحومہ سے ان کی بہترین پرورش اور تربیت کی مجھے اس بارے میں بکلی بے فکری تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بوجھ کو جو کہ مرحومہ کی وفات کے باعث میرے کندھوں پر آن پڑا ہے۔ بہترین طور پر نبھانے کی توفیق محض اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ ان تمام بچوں کے پروان چڑھنے خادم دین بننے کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے آخر میں مرحومہ کے لئے بلند درجات اور مغفرت کی دعا کی درخواست کرتے ہوئے اس ذکر خیر کو ختم کرتا ہوں

اشاعت اسلام کیلئے زیورات کی پیشکش

انسپکٹر تحریک جدید مقیم راولپنڈی کی اطلاع کے مطابق حسب ذیل بہنوں نے تحریک جدید کے لئے زیورات پیش کر کے تبلیغ اسلام کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے

۱۔ مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم قاضی فضل عظیم صاحب طلائی کڑا

۲۔ مکرمہ ام کلثوم صاحبہ بنت " " " طلائی کڑا

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا ہر سہ معیار کا امتحان مورخہ ۸ فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار ہوگا۔ تمام مجالس زیادہ سے زیادہ تعداد میں ناصرات سے امتحان دلوانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کے لئے ایک محنتی اور مخلص کلرک کی ضرورت ہے۔ خوشخط ہونا اور ٹائپ جاننا ضروری شرط ہے کم از کم میٹرک پاس ہو۔ تنخواہ حسب قاعدہ دی جائیگی پندرہ جنوری ۱۹۷۰ء کو تقرر کیا جائیگا۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

تمباکو نوشی کی عادت

(مکرم مولوی حکیم عبداللطیف صاحب شاہد گجراتی)

قرآنِ کریم کی متعدد آیات سے تمباکو اور سگرٹ نوشی کی ممانعت کا استدلال کیا جاسکتا ہے۔ (۱) جیسا کہ فرمایا

وَالَّذِینَ ھُم عَنِ اللَّغوِ مُعرِضُون

تمباکو نوشی ایک لغو فعل ہے جس کا صحت و تندرستی پر کوئی اچھا اثر نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک زہریلی چیز ہے۔ اور جو زہر اس سے نکالا جاتا ہے وہ نکوٹین کہلاتا ہے اور یہ اس قدر قوی زہر ہے کہ اس کا ایک دو قطرہ کتّے یا بلّی کو مارنے کے لئے کافی ہے اور اگر کسی گرانڈیل اژدہا کے مُنہ میں اس کا ایک ماشہ ڈال دیا جائے تو چند منٹ میں وہ تڑپ تڑپ کر مر جائے گا۔

تمباکو پینے والے اس کے عادی ہو جانے کی وجہ سے اس کے نقصانات کو نہیں سمجھ سکتے۔ ورنہ درحقیقت اس کا زہر اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے اور انسان کے دل و دماغ پر خراب اثر ڈالتا ہے۔ جب کوئی شخص پہلے پہل تمباکو پیتا ہے اس کا سر چکرانے لگتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے متلی ہونے لگتی ہے یہی اس کی زہریلی علامات ہیں جو اسکے زہر کے خون میں پہنچنے سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ قدرتی انذار ہے جو اس کے پینے والے کو قدرت کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ وہ اس سے بچے اور پرہیز کرے اور جب آدمی اس کو عرصہ تک استعمال کرتا رہتا ہے تو اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بینائی کمزور ہو جاتی ہے اس زمانے میں کثرت سے موتیا بند کی مرض تمباکو اور سگرٹ نوشی کا نتیجہ ہے۔ تمباکو پینے والے کی عمر گھٹ جاتی ہے۔ اور بچے تمباکو نوشی کریں تو ان کی نشو ونما میں خلل پڑتا ہے اور کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

موجودہ زمانے کی تحقیق میں کینسر یا سرطان معدہ و جگر کی مہلک اور ہولناک مرض کا بڑا سبب کثرت سے حقہ و سگرٹ نوشی ہے۔ سگرٹ نوشی نہ کرنے والوں میں اس مرض کی اوسط بہت کم ہے۔ بعض لوگ سگرٹ اور بیڑی پیتے ہیں اور بعض لوگ تمباکو پان میں ڈال کر کھاتے ہیں یا اسکی ہلاس بنا کر سونگھتے ہیں۔ تمباکو استعمال کرنے کے یہ سب طریقے حقہ نوشی اور سگرٹ نوشی کی طرح نقصان دہ ہیں۔ بلکہ حقہ نوشی کی نسبت زیادہ بُرے ہیں۔ کیونکہ حقہ نوشی سے تمباکو کا کچھ زہر پانی اور حقہ کی نے میں رہ جاتا ہے۔ خالی پیٹ حقہ یا سگرٹ نوشی بہت زیادہ مضر ہے جیسا کہ آجکل صبح اُٹھتے ہی اس کا شغل کیا جا رہا ہے۔

پس آیہ کریمہ عَنِ اللَّغوِ مُعرِضُون کی رُو سے حقہ اور سگرٹ نوشی کا نہ دینی فائدہ ہے نہ دنیاوی نہ صحت کے لحاظ سے یہ کوئی مفید چیز ہے نہ امراض کے دفعیہ کے لئے ہاں جیسے سنکھیا باوجود مہلک زہر ہونے کے بعض امراض میں استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح تمباکو بھی مارگزیدہ کے علاج میں بطور دوا مفید ہے اور اس کو رگڑ رگڑ کر پلانے سے مارگزیدہ کو قے اور دست ہو کر سانپ کا زہر خارج ہو جاتا ہے۔ تمباکو اور سگرٹ نوشی میں وقت ضائع ہوتا ہے۔ روپیہ برباد ہوتا ہے صحت تباہ ہوتی ہے۔ پس یہ چیز اور یہ عادت لغو کاموں میں سے چوٹی کی لغو حرکت ہے جس سے ایک پاکباز مومن کو اس طرح پرہیز کرنا چاہیئے جیسا کہ سنکھیا اور اسٹرکنیا وغیرہ زہروں سے پرہیز کیا جاتا ہے گو شریعت نے اس کو حرام قرار نہیں دیا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو چیز حرام ہی ہو اس سے پرہیز کی جائے اور عادی ہو جانے کی وجہ سے دوسری مضر صحت اور باعثِ اسراف و تبذیر و اضاعت وقت و قوت اشیاء کے ترک کرنے کو کوئی اہمیت نہ دی جائے مومن کی جان بڑی قیمتی ہے چاہیئے کہ وہ صحت و سلامتی کے ساتھ دنیا میں زیادہ عرصہ رہے اور اس کا نافع الناس وجود اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے باعثِ خیر و برکت ہو۔ بعض طبیعتوں پر حقہ یا سگرٹ نوشی کا نمایاں بداثر نہیں ہوتا اس سے بعض کمزور طبیعت یہ استدلال کرتے ہیں کہ یہ کوئی زیادہ مضر صحت چیز نہیں۔ حالانکہ عادی ہو جانے پر بعض لوگ ایک ایک تولہ تک افیون اور نصف تولہ تک سنکھیا بھی کھا لیتے ہیں اور ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور یوں افیون اور سنکھیا کی چند رتیاں بھی مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔ احادیثِ نبویہ میں اس کے متعلق کوئی صریح حکم نہیں کیونکہ اس وقت تک یہ چیز ابھی تک غیر مستعمل تھی لیکن اصولی طور پر حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھوم اور پیاز وغیرہ خام حالت میں کھا کر مسجد یا مجلس میں آنے والوں کو روک دیتے تھے۔ اور ان کو جنت البقیع کے میدان کی طرف چلے جانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے تاکہ ان کی بدبو سے دوسرے اصحاب کو تکلیف نہ پہنچے۔ آپ تصور کریں کہ لہسن اور پیاز اگر پکا کر کھا لی جائے تو ان سے کوئی بدبو پیدا نہیں ہوتی اور نہ وہ حرام یا ممنوع ہیں۔ لیکن برخلاف ان کے تمباکو کو آگ پر رکھنے سے ہی بدبو اور سڑاند پیدا ہوتی ہے اور یہ کچا بھی بدبو پیدا کرتا ہے متلی لاتا ہے بلکہ اسکے استعمال سے الٹیاں ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ چیز حضورؐ کے وقت میں ہوتی تو ضرور آپؐ اس کے استعمال سے صحابہؓ کو منع فرما دیتے اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ارشادات میں بیان فرمائی ہے کہ ہم اس کو حرام قرار نہیں دے سکتے لیکن یہ چیز اگر زمانۂ نبوی میں ہوتی تو آپؐ ضرور اس سے روک دیتے۔

پس میں حقہ نوش اصحاب سے عرض کرتا ہوں کہ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں انہوں نے جو سبق حاصل کیا اس کے نتیجہ میں حقہ اور سگرٹ نوشی کی بری عادت کو ترک کرنے کی کوشش اور عہد کریں۔ ہمارے زمانہ میں سکھوں کی قوم نے بحیثیت قوم اس کو ترک کیا ہوا ہے کیا ہم لوگ جو ایک شریعت اور قانون کے پابند ہیں اپنے ذاتی فائدہ کی خاطر اور خدا تعالیٰ اور رسولِ پاکؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی کی خاطر اس مضر عادت کو نہیں چھوڑ سکتے جبکہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کو

حقہ نوشی سے بچنے اور اپنے اہل وعیال

کو بچانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نہایت باموقع دکان رمکان برائے فروخت

رحمت بازار ربوہ میں نہایت باموقع پلاٹ (نمبر ۵/۸ غلہ منڈی) جس پر دکان رمکان بھی تعمیر شدہ ہے برائے فروخت موجود ہے۔ لڑکیوں کے سکول اور کالج کے بالکل نزدیک۔ بازار اور ریلوے سٹیشن بالکل نزدیک۔ پانی بہترین اور میٹھا۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں چوہدری نسیم احمد صاحب ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے۔

غلام مصطفےٰ ملک

۴/۳۶ ۵۶ رحمان پورہ لاہور

تقریب نکاح

مورخہ ۲۹/۱۲/۶۹ بروز سوموار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم مکرم نور اکبر خان صاحب سیال بی۔اے۔ ایل ایل۔بی ایڈووکیٹ جھنگ صدر ابن مکرم امیر سلطان خان صاحب سیال مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ طلعت شرف صاحبہ ایم۔اے سوشل ویلفیئر آفیسر چنیوٹ بنت جمعدار چوہدری محمد اشرف صاحب شہید فیکٹری ایریا ربوہ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ برکت فرمائے۔ آمین ؛

(خاکسار مہر شیر محمد خاں سیال آف لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

اعلان امتحان لجنات اماء اللہ معیار اوّل و دوم ۱۹۷۰ء

امتحان کی تاریخ فروری ۱۹۷۰ء پہلا ہفتہ اتوار کا دن

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سال رواں کا پہلا امتحان ماہ فروری ۷۰ء اوّل کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ ہر دو معیاروں کا نصاب درج ذیل ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی کتب مذکورہ خرید کر ہمراہ لے جائیں۔

معیار اوّل:۔

(۱) سورۃ فاتحہ کی تفسیر پہلا نصف حصہ (از حضرت مسیح موعودؑ)
(۲) دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم
(۳) سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات باترجمہ زبانی یاد کرنا

معیار دوم

(۱) قرآن مجید پارہ نمبر ۱۳ (وغیرہ) باترجمہ
(۲) کتاب توضیح مرام از حضرت مسیح موعودؑ
(۳) سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات باترجمہ حفظ کرنی
(۴):۔ مندرجہ ذیل دعائیں باترجمہ یاد کرنا

(الف) **مجلس سے اُٹھنے کی دُعا**

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

پاک ہے تو اے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

(ب) **لیلۃ القدر کی دُعا**

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ترجمہ:۔ اے خدا تعالیٰ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے والے کو دوست رکھتا ہے پس مجھے معاف کر دے

ج پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۲۵ اسماء الٰہی باترجمہ یاد کئے جائیں

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ بندش پیشاب سے بیمار ہیں۔ اب افاقہ ہے۔ احباب مریضہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ)

۲۔ میری بچی عزیزہ عفت یکلخت بیمار ہوگئی۔ اس کو سول ہسپتال میں برائے علاج داخل کر دیا گیا۔ اس کی کامل صحت کے لئے احباب سے درخواست ہے۔
(شیخ عبدالعظیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار پندرہ سولہ دن سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالرحمٰن باغبانپورہ لاہور)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی و صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (صوبیدار محمد حنیف دارالنصر ربوہ)

۵۔ میرا پھوپھی زاد بھائی بعارضہ گلے کی خرابی سی۔ ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں
غلام یحیٰی کھاریاں

۶۔ عاجز ایک عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے اور دورے کافی شدید ہوتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے صحت کاملہ اور شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار ایچ نور علی خان)

۷۔ میری بیوی حمیدہ بیگم قریباً چھ سال سے کمر اور ٹانگوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور اب چلنا پھرنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ آجکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں

بیرونی ممالک میں تحریک وقف عارضی

(۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے وقف عارضی کی تحریک ساری جماعت کے لئے جاری فرمائی ہے البتہ حضور کا ارشاد ہے کہ پاکستان سے باہر کے ممالک میں وقف کرنے والے احباب مقامی انچارج مشنری کی ہدایت کے مطابق مقررہ جماعت میں عرصہ وقف گزاریں گے اور تعلیم قرآن اور تربیت کا کام سرانجام دیں گے۔
اس سلسلہ میں مبلغین بیرونی ممالک کا فرض ہے کہ وہ اس بارے میں رپورٹیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں باقاعدہ بھجواتے رہیں تاکہ مرکزی دفتر میں ریکارڈ مکمل رہے

(۲)

پاکستان سے بھی بعض احباب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی زیر ہدایت بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ وقف عارضی کی ادائیگی کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں مکرم چوہدری محمد اقبال خاں صاحب آف گوجرانوالہ کو تعلیم قرآن کریم اور تربیت جماعت کے سلسلہ میں چھ ماہ کے لئے انگلستان بھجوایا گیا ہے۔ اب یکم جنوری ۷۰ء سے مکرم میاں محمد عالم صاحب پنشنر ربوہ وقف عارضی کے فرض کی ادائیگی کے لئے انگلستان بھجوائے جا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ وقف عارضی میں جس طرح اندرون ملک واقف کو اپنے کرایہ و کھانے کا خود اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح بیرون ملک بھی اس سلسلہ میں ساری ذمہ داری مدوقف عارضی پر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ بیرونی ممالک میں ہر واقف انچارج مبلغ کے زیر ہدایت کام کرتا ہے۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

اپنی مساعی کی رپورٹ ارسال فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کروانے کے سلسلہ میں جو پروگرام بنایا گیا ہے اس کے مطابق قائدین مجالس کا فرض ہے کہ وہ معین رپورٹ باقاعدہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ قائدین مجالس اور منتظمین اطفال اس ہدایت کی تعمیل میں اپنی رپورٹیں باقاعدگی سے ارسال کریں۔ جن میں معین اعداد و شمار درج ہوں
(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد چوہدری غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹھ غلام رسول میرپور خاص مورخہ ۲۸-۱۲-۶۹ کو ۳ بجے شام ربوہ میں کلاہ خانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نیک تہجد گزار اور موصی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ مورخہ ۲۹-۱۲-۶۹ کو بعد نماز مغرب پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں ۹ بجے شب تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔
(نور احمد میرپور خاص)

۲۔ مکرم قریشی غلام رسول صاحب کے والد حکیم فضل دین صاحب موصی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور حکیم محمد دین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے چچا زاد بھائی تھے مورخہ ۱۲-۶۹ کو وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ ۵-۱۲-۶۹ کو بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قطعہ صحابہ میں دفن ہوئے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال وقائد خدام الاحمدیہ تونگری ضلع گوجرانوالہ)

۶۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر احمد لندن)

۷۔ بندہ کو کئی سال سے پیٹ میں ناف کی بائیں جانب درد کی تکلیف ہے۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ عطا فرمائے اگر کسی دوست کو کوئی آزمودہ نسخہ معلوم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال وقائد خدام الاحمدیہ تونگری ضلع گوجرانوالہ)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۸ واں اِلٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

پُرسوز دعائیہ خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُمّتِ مسلمہ کو پکارا کہ میری طرف آؤ۔ میری سُنو اور اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کرو تو اس وقت حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ... ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روحِ قدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا زندگی بخش الفاظ سُنانے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی یہ جوش پیدا کیا ہے کہ میری جان آپ پر قربان ہو۔ مَیں ہمیشہ آپ کے لئے ہر رنگ میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ جب آپ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے سفر کر رہے ہوتے ہیں تو اس وقت مَیں سفر کی تکالیف کا خیال کر کے آپ سب کے لئے اللہ کی امان اور حفاظت چاہتا ہوں۔ پھر جب آپ یہاں پہنچ جاتے ہیں تو مجھے یہ فکر رہتی ہے کہ ہمارے رضا کاروں کی غفلت کی وجہ سے کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ پھر مجھے یہ فکر رہتی ہے کہ آپ جس مقصد کی خاطر یہاں آئے ہیں کہیں وہ آفاتِ نفس کی وجہ سے آپ کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جائے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مَیں ہر وقت دعاؤں میں لگا رہتا ہوں کہ اے اللہ! جو بھائی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے ہیں جہاں تُو نے انہیں یہاں آنے کی توفیق بخشی انہیں ہر طرح کے حادثات سے بچایا۔ جہاں تُو نے ہمارے مخلص رضا کاروں کو یہ توفیق بخشی کہ وہ ان کی صحیح رنگ میں خدمت کریں وہاں تُو ان بھائیوں کو نفوس کی آفات سے بھی محفوظ رکھ تا یہاں آ کر وہ اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں بلکہ دین و دُنیا کی نعمتوں سے اپنی جھولیوں کو بھر کر واپس اپنے گھروں کو لَوٹیں۔ آمین۔

حضور نے فرمایا مَیں سارا سال آپ کے لئے جو دعائیں کرتا رہتا ہوں اور جو دراصل سورہ فاتحہ کی دعاؤں کا ہی خلاصہ ہیں وہ مَیں اِس وقت بلند آواز سے پڑھوں گا آپ سب دوست آمین کہتے رہیں اس کے بعد انشاء اللہ ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی دعا ہوگی۔

اِس مختصر لیکن انتہائی پُر اثر خطاب کے بعد حضور نے سورہ فاتحہ کے خلاصہ کے طور پر باآوازِ بلند چند نہایت جامع دعائیں پڑھیں۔ جب حضور یہ دعائیں پڑھ رہے تھے تو جلسہ گاہ میں موجود ہزارہا احباب پر وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ وہ تضرع و ابتہال کے ساتھ ان دعاؤں کو زیرِ لب دہرا رہے تھے اور ہر دعا پر نہایت سوز و گداز اور رِقّت کے ساتھ آمین اللّٰھم آمین کہتے جاتے تھے۔ حضور نے ان پُرسوز دعاؤں کے تسلسل میں یہ دعا بھی پڑھی کہ

"اے ہمارے رب! ہمارے مالک! اپنے ہی فضل سے ہمارے دلوں میں اپنی ذاتی محبّت کا شعلہ بھڑکا — اپنے نشانوں سے اپنی ہستی پر ہمیں حق الیقین بخش۔ اے ہمارے محبوب! اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھا اور رُخِ انور کا ہمیں جلوہ دکھا۔ اے محسن! تیرے احسان کی نورانی لہریں ہمارے فانی وجود میں کروٹ لیں ہمارا ذرّہ ذرّہ تجھ پر قربان! تیری سوزشِ محبت ہر وقت ہمارے سینہ کو گرمائے رہے تیری عظمت اور تیرے جلال کا جلوہ کچھ اِس طرح ہمیں اپنی گرفت میں لے کہ دُنیا اور اس کی ہر شَے تیری ہستی کے آگے ہمیں مُردہ متصوّر ہو۔ ہر خوف تیری ہی ذات سے وابستہ رہے تیرے درد میں لذّت پائیں اور تیری خلوت میں راحت۔ تیرے بغیر دل کو کسی پہلو کسی کیساتھ قرار نہ ہو۔"

یوں تو احباب پہلے ہی مجسّم دعا اور عجز و نیاز بنے ہوئے تھے لیکن اس دعا پر تو جلسہ گاہ میں ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ احباب پر رِقّت طاری تھی اور قلوب پگھل کر آستانۂ الوہیّت پر بہہ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ برحق اور ہزارہا مومنین کے دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ دعائیں — ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرشِ معلّٰی پر قبولیت کا شرف پا رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔

اِن جامع اور پُرسوز دعاؤں کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے ساتھ ہی ہزارہا مومنین کے ہاتھ بھی دعا کے لئے اُٹھ گئے۔ یہ اجتماعی دعا بھی نہایت سوز اور رِقّت کے عالم میں اختتام پذیر ہوئی اور اس طرح ہمارے ۷۸ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا ؛

(باقی)

احباب محتاط رہیں

یوسف مبارک احمد ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب سکنہ لاہور چھاؤنی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے مختلف نظارتوں کی جعلی مُہریں بنوائی ہوئی ہیں۔ وہ مُہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے مختلف حیلے بہانوں کے ساتھ لوگوں سے روپیہ بٹورتے رہتے ہیں۔

حُلیہ:۔ ایک کان خراب ہے اُسکے سینہ پر جلنے کا داغ ہے۔ قد تقریباً سوا پانچ فٹ۔ عمر ۲۵/۲۶ سال۔

یوسف مبارک، مکرم بشیر الدین کمال صاحب قائد خدام الاحمدیہ بہاولپور کے چھوٹے بھائی ہیں۔ احباب ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امورِ عامہ۔ ربوہ)

محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ — افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا ۲۷ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء) کو چھ بجے شام ربوہ میں بعمر قریباً اسّی سال وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ فتح (دسمبر) کو نمازِ فجر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد) نے قبر پر دعا کرائی۔

محترم ماسٹر صاحب مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کو بچپن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم جماعت ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۱۰ء میں آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ٹیچر مقرر ہوئے اور ۲۶ سال تک قابلِ قدر خدمات بجا لانے کے بعد ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہوئے۔ بہت مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور جُملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دُنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴